10672 - بے وضوء شخص کا قرآن مجید چھونا، اور حدیث "مومن نجس نہیں ہوتا" کی تشریح

سوال

کیا بغیر وضوء قرآن مجید (جس میں ترجمہ یا آیات کی تشریح نہ ہو) اٹھانا جائز ہے ؟
کیونکہ میں نے سنا ہے کہ ایک حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :
"مؤمن ہمیشہ پاک ہوتا ہے، اگرچہ جنبی بھی ہو"

پسندیدہ جواب

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے اسی طرح کا سوال کیا گیا تو ان کا جواب تھا :

"جمہور اہل علم کے ہاں مسلمان شخص کے لیے بغیر وضوء قرآن مجید چھونا جائز نہیں، آئمہ اربعہ کا مسلک یہی ہے، اور صحابہ کرام بھی یہی فتوی دیا کرتے تھے.

اس سلسلے میں صحیح حدیث وارد ہے جس میں کوئی حرج نہیں عمرو بن حزم رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل یمن کو خط لکھا جس میں فرمایا :

"طاہر شخص کے علاوہ قرآن مجید کو کوئی شخص نہ چھوئے"

یہ حدیث جید ہے، اور اس کے کئی طرق ہیں جو ایک دوسرے سے مل کر اسے قوی کرتے ہیں.

اس سے یہ علم ہوا کہ حدث اصغر اور حدث اکبر سے طہارت کیے بغیر قرآن مجید چھونا جائز نہیں، اور اسی طرح بغیر وضوء ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا بھی جائز نہیں ہے.

لیکن اگر بالواسطہ یعنی کسی چیز کے ساتھ پکڑے مثلا کسی لفافے یا غلاف وغیرہ میں تو ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن جیسا کہ بیان ہو چکا ہے جمہور اہل علم کے صحیح قول کے مطابق بغیر وضوء براہ راست قرآن مجید چھونا جائز نہیں ہے.

لیکن حفظ کردہ قرآن مجید بغیر وضوء زبانی پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اور اس کی غلطی نکالنے والے شخص کے لیے قرآن مجید پکڑنے کوئی حرج نہیں ہے.

لیکن حدث اکبر یعنی جنابت والا شخص قرآن مجید زبانی بھی نہیں پڑھ سکتا، اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ جنابت کے علاوہ ہر حالت میں قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتے تھے.

علی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے نکلے اور قرآن مجید کچھ تلاوت فرمائی"

وہ کہتے ہیں یہ تو غیر جنبی شخص کے لیے ہے، لیکن جنبی شخص ایک آیت بھی تلاوت نہیں کر سکتا.

اس حدیث کو امام احمد نے جید سند کے ساتھ روایت کیا ہے.

مقصد یہ کہ جنبی شخص غسل کرنے سے قبل نہ تو قرآن مجید سے دیکھ کر تلاوت کر سکتا ہے، اور نہ ہی زبانی اپنے حافظہ سے، لیکن حدث اصغر والا شخص جو جنبی نہ ہو وہ بغیر وضوء کیے زبانی قرآن مجید تلاوت کر سکتا ہے لیکن قرآن مجید کو چھو نہیں سکتا.

دیکھیں: فتاوی ابن باز رحمہ اللہ (150/10).

اور آپ کی ذکر کردہ حدیث "مومن پاک ہے" یہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ملے تو میں جنابت کی حالت میں تھا، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا تو میں ان کے ساتھ ساتھ چلنے لگا حتی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جگہ بیٹھ گئے، اور میں چپکے سے وہاں سے کھسک گیا، اور گھر آکر غسل کیا اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آیا تو وہ بیٹھے ہوئے تھے، فرمانے لگے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کہاں تھے؟

میں نے ان سے عرض کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سبحان اللہ، اے ابو ہریرہ مومن نجس نہیں ہوتا"

صحیح بخاری کتاب الغسل حدیث نمبر (276) صحیح مسلم کتاب الحیض حدیث نمبر (556).

صحیح مسلم کی شرح میں امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

"یہ حدیث مسلمان شخص کے زندہ اور مردہ پاک صاف ہونے کی عظیم دلیل ہے، وہ کہتے ہیں: جب مسلمان شخص کی طہارت ثابت ہوگئی تو اس کا پسینہ، اس کا لعاب، اس کا خون سب کچھ پاک اور طاہر ہیں، چاہے مسلمان شخص بے وضوء ہو یا جنبی ہو، یا حائضہ عورت ہو یا نفاس والی.

اور جب یہ علم ہو گیا تو اس کے طاہر اور پاک ہونے کا معنی بھی معلوم ہو گیا، چنانچہ اس میں کوئی مانع نہیں کہ مسلمان شخص کا جسم طاہر ہو اور وہ اس وقت وضوء بھی ہو، کیونکہ حدث کا وصف بدن کے ساتھ قائم ہے جو نماز ادا کرنے میں مانع ہے، اور اسی طرح دوسری اشیاء میں بھی مانع ہے جس کے لیے طہارت کی شرط لگائی جاتی ہے.

واللہ اعلم.